

قصاص کے مسائل



[۱] اگر ورثا چاہیں تو قصاص مکلف و خود مختار شخص پر واجب ہو جاتا ہے ورنہ ہو وہ دیت طلب کر سکتے ہیں

لغوی وضاحت :

لفظ قصاص کا معنی ہے بدلہ اور گناہ کی سزا۔ باب اقتص یقتص [اقتعال] قصاص لینا۔ باب تقاصی یتقاصی {تفاعل} ایک دوسرے سے قصاص لینا۔ شرعی تعریف :

مجرم کو اس کے جرم کے مثل سزا دینا۔

قصاص کی مشروعیت و فرضیت :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى

اے ایمان لانے والو ! مقتولوں کے بارے میں تمہیں قصاص (خون کا بدلہ لینے برابری) کا حکم دیا گیا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت

[البقرة: ۱۷۸]

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اور اے عقل والو ! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے (اور اس لیے اس کا حکم دیا گیا ہے) تاکہ تم (حدود الہی کی خلاف ورزی سے) بچو۔

[البقرة: ۱۷۹]

وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنْ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذْنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اور ہم نے ان کے لئے اس میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور تمام رنحوں کے قصاص (برابر کا بدلہ) ہے پھر جو معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں

[المائدة: ۴۵]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالنَّيْبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین میں سے ایک سبب سے جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو چھوڑنے والا،

صحیح البخاری: ۶۸۷۸

ابن عباس قال : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عَفِيَ لَهُ مِنْ أَحِبِّهِ شَيْءٌ فَاتَّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنْ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص فرض تھا دیت نہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا اے ایمان لانے والو ! مقتولوں کے بارے میں تمہیں قصاص (خون کا بدلہ لینے برابری) کا حکم دیا گیا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت البتہ قاتل کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ رعایت مل جائے تو معروف طریقہ اختیار کرنا چاہیے اور خوبی کے ساتھ (خون بہا) ادا کرنا چاہیے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے اس کے بعد بھی جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

صحیح البخاری: ۴۲۲۸

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- « لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کسی بھی ایسے مسلمان شخص کا خون بہانا حلال نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں مگر تین شخص کے علاوہ ایک شادی شدہ زانی جسے رجم کیا جائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول سے قتال کرے تو اسے بھی قتل کیا جائے گا یا سولی دے دی جائے گی یا بستی سے نکال دیا جائے گا یا کسی نفس قتل کرے تو اس کے بدلے اسکو بھی قتل کیا جائے گا

صحیح ابوداؤد: ۴۳۵۳، الجامع الصغیر: ۶۴۳

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ : « مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا أَنْ يَفْتَدِيَهُ وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی کا کوئی آدمی مارا جائے تو اسے دو اختیار ہیں یا تو وہ دیت وصول کرے یا قاتل کو مقتول کے عوض قتل کر دیا جائے۔

صحیح البخاری: ۶۸۸۰

[۲] قتل کی اقسام

قتل کی تین قسمیں ہیں:

[۱] قتل عمد [۲] قتل شبہ عمد [۳] قتل خطاء

[۱] قتل عمد سے مراد ایسا قتل ہے جس میں قتل کرنے والا شخص کسی قتل کے غیر مستحق کو ایسے آلے سے قتل کرنے کی نیت کرے جس میں زیادہ گمان یہی ہو کہ وہ اسے قتل کر دے گا۔

[۲] قتل شبہ عمد وہ قتل جس میں مکلف کسی کو ایسی چیز سے مارنے کا ارادہ کرے جس سے عموماً انسان مرتا نہیں مثلاً چھڑی، کنکری یا چھوٹا پتھر وغیرہ سے اس کو مارا جائے اس میں قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہوگی۔

[۳] قتل خطاء یہ ہے مارنا کسی اور کوئی چاہئے لیکن قتل کوئی اور ہو جائے۔

[الروضة النديه: ۲/۶۳۹]

[۳] عورت کو مرد کے بدلے اور مرد کو عورت کے قتل کیا جائے گا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكَ أَفْلَانُ أَفْلَانُ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ أَنَسٌ كَبِهَتْ هُنَّ كَيْفَ يَهُودِيٌّ نَافِيَةً لِكُلِّ كَيْفٍ كَرَّحَلٍ دِيَا۔ اس سے پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے، کیا فلاں نے، یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں پس وہ یہودی پکڑ لیا گیا اور اس نے اقرار جرم کیا۔ لہذا نبی ﷺ نے حکم دیا تو اس یہودی کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان رکھ کر پکڑ دیا گیا۔ صحیح البخاری: ۲۲۸۲

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل یمن کی طرف اپنے خط میں یہ بھی لکھا کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا

[موطأ: ۲/۸۳۹]

[۴] آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنے کا حکم

الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى

۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت

[البقرة: ۱۷۸]

[احناف، سعید بن مسیب، شعبی قتادہ، ثوری] آزاد کو غلام کے بدلے قتل کیا جائے گا جبکہ مقتول قاتل کا اپنا غلام نہ ہو اور اگر مالک کا اپنا غلام ہو تو بالاجماع اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

[احمد، اسحاق، مالک، شافعی،] مطلق طور پر غلام کو مالک کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا خواہ وہ غلام اس کا اپنا ہو یا کسی اور کا ہو۔

[راج] آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنے کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

[۵] مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاؤُوا أَخَذُوا الدِّيَّةَ

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اسے مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا جائے گا پھر اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت وصول کر لیں

صحیح ابوداؤد: 4506 صحیح الجامع الصغیر: ۶۴۵۶

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ فَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَالُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ یہ لے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں سوائے اس فہم و فراست کے جو اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو عطا کیا ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے میں نے سوال کیا اس صحیفہ میں کیا ہے تو انہوں نے کہا دیت اور قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کوئی بھی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

صحیح البخاری: ۱۱۱

[۶] فرع کو اصل کے بدلے قتل کیا جائے گا لیکن اس کے برعکس نہیں کیا جائے گا۔

اصل سے مراد والدین ہیں اور فرع سے مراد اولاد ہے۔ بچے کو باپ کے بدلے قتل کرنا تو دلائل قصاص کے عموم سے ثابت تو ہوتا ہے لیکن باپ کو بچے کے بدلے اس لئے قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ حدیث میں اسکی تخصیص کردی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ "

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریمؐ نے فرماتے ہوئے سنا والد سے بچے کے بدلے قصاص نہیں لیا جائے گا

صحیح الترمذی: ۱۴۰۰

[شافعی] میں نے اکثر علماء سے ملاقات کی {وہ یہی کہتے ہیں کہ} والد کو بچے کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

[جمہور، احناف، احمد] اسی کے قائل ہیں {کیونکہ باپ بچے کے وجود کا سبب ہے لہذا بچہ باپ کے خاتمے کا سبب نہیں بن سکتا}

[۷] اعضاء وغیرہ میں بھی قصاص لاگو ہوگا

اللہ تعالیٰ کا فرمان :

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصًا فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اور ہم نے ان کے لئے اس میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور تمام زخموں کے قصاص (برابر کا بدلہ) ہے پھر جو معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں

[المائدہ: ۴۵]

اگرچہ آیت میں خطاب بنی اسرائیل کو ہے لیکن نبی کریمؐ نے اسی حکم کو قائم و دائم رکھا۔ جیسا کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔
أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيْعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ نَتْنَةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَرْضَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسِرُ نَتْنَةَ الرُّبَيْعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ نَتْنَتَهَا فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِي الْقَوْمَ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نے جن کا نام ربیع بنت نصر تھا ایک انصاری لڑکی کے دانت توڑ دیے ربیع کے رشتہ داروں نے معافی طلب کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور دیت کی پیش کش کو انہوں نے رد کر دیا اور رسول اللہؐ کی عدالت میں حاضر ہو کر قصاص کا مطالبہ کیا اور قصاص کے سوا کسی بھی چیز کو لینے سے انکار کر دیا لہذا رسول اللہؐ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ انس (بن نصر) نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا نہیں یا رسول اللہ! قسم ہے اس کی جس نے حق کے ساتھ آپؐ کو بھیجا ہے کہ ربیع کے دانت نہ توڑے جائیں گے۔ یہ سن کر اللہ کے رسول اللہؐ نے فرمایا اے انس اللہ کا فرمان تو قصاص ہی ہے پھر مدعی لوگ دیت پر راضی ہو گئے اور قصاص انہوں نے معاف کر دیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: " اللہ کے بندوں میں بعض ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیتے ہیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ "

صحیح البخاری: ۲۷۰۳

[۸] زخم صحیح ہونے سے پہلے قصاص نہیں لیا جائے گا

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حَتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُهُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زخمیوں کا قصاص لینا اس وقت تک ممنوع ہے جب تک زخمی آدمی صحت مند نہ ہو جائے۔

الدارقطنی (325) البیہقی (8 / 67) ارواء الغلیل: ۲۹۸

[۹] وراثہ قصاص اور میت میں جس کو چاہیں اختیار کریں

عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دَفَعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاؤُوا أَخَذُوا الدِّيَّةَ

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اسے مقتول کے وراثہ کے سپرد کر دیا جائے گا پھر اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت وصول کر لیں

صحیح ابوداؤد: 4506 صحیح الجامع الصغیر: ۶۴۵۶

[۱۰] قصاص لینے سے معافی بہتر ہے

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ : «مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- رُفِعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب بھی کوئی قصاص کا معاملہ لایا جاتا مگر آپ ﷺ اس میں معافی کا مشورہ دیتے۔

صحیح ابوداؤد: ۴۴۹۷

[۱۱] مظلوم کے لگائے ہوئے زخم رائیگاں ہوں گے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَفَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَّةَ لَكَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اپنے ہاتھ کو اس کے منہ سے {زور سے} کھینچا اس پر اس کے سامنے کے دانت گر گئے دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم سے ایک اپنے بھائی کے ہاتھ جو اس طرح چباتا ہے جیسے کوئی نر چباتا ہے تمہارے لئے کوئی دیت نہیں ہے۔

صحیح البخاری: ۶۸۹۲

[۱۲] جب ایک شخص پکڑے اور دوسرا قتل کرے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا

لے گا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : « إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتْلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ »

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا جب ایک آدمی دوسرے آدمی کو پکڑے اور دوسرا اسے قتل کرے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔
الدَّارُ قُطْنِي: ۳۳۱۷،

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا وَأَمْسَكَهُ آخَرُ قَالَ : يُقْتَلُ الْقَاتِلُ وَيُحْبَسُ الْآخَرُ فِي السَّجْنِ حَتَّى يَمُوتَ

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ کیا جس ایک شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا اور دوسرے کو چھوڑ دیا تھا تو حضرت علیؓ نے کہا قاتل کو قتل کیا جائے اور دوسرے کو جیل میں قید کیا جائے یہاں تک وہ مر جائے۔
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي مَخْصَرِ بَسْتَانِ الْأَحْبَارِ: ۳۹۲۴

[احناف، شافعیہ] قاتل کو قتل اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا اسکی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے
ارشاد باری تعالیٰ :

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ فَمَنْ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَأَتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

ماہ حرام (میں جنگ کی حرمت) اسی صورت میں ہے جبکہ وہ بھی حرام (کی حرمت) کو ملحوظ رکھیں اور حرمتوں کے معاملہ میں برابری کا لحاظ کیا جائے گا لہذا جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس کی زیادتی کا جواب اسی کے برابر دو۔ اور اللہ سے ڈرو اور یہ جان لو کہ اللہ ان ہی لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔

[البقرہ: ۱۹۴]

[شوکانی] حدیث پر عمل کرنا ہی زیادہ بہتر ہے نیز قید کرنے کی مدت جمہور نے حاکم کی رائے پر چھوڑ دی ہے۔
[راج] اگر قاتل کے پکڑنے کے سوا مقتول کو پکڑنا ممکن نہیں تھا اور وہ قتل کے وقت حاضر تھا تو دونوں قتل میں شریک ہونے کی وجہ سے قتل کر دیا جائے گا اور جس حدیث میں قید کا ذکر ہے اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب پکڑنے والا قتل کے وقت حاضر نہ ہو وہ صرف پکڑنے کے حوالے کر لیا گیا ہو تو اسے قید کیا جائے گا {واللہ اعلم}

[۱۳] اگر جماعت ایک آدمی کے قتل میں شریک ہو؟

تو جماعت کے تمام افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ غِيلَةً وَقَالَ : لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا

حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو دھوکے سے قتل کرنے والے پانچ یا سات افراد کو قتل کیا اور کہا اگر تمام اہل صنعاء بھی اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں اس کے بدلے سب کو قتل کر دیتا
السِّنُّ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ: ۱۶۳۹۵

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قَتَلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دھوکے سے کسی کو قتل کر دیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تمام اہل صنعاء بھی اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں اس کے بدلے سب کو قتل کر دیتا
صحیح البخاری: ۵۸۹۵

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتِهَا وَاسْتَأْفَوْا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَتَيْ بِهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِنَهُمْ حَتَّى مَاتُوا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں کے ریوڑ میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ ملا کر پیئیں انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور تند رست ہو گئے لیکن اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہکا لے گئے۔ آپ ﷺ نے انکی تلاش میں سوار بھیجے اور انہیں پکڑ کر لایا گیا پھر انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دے گئے اور انکی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انکے زخموں پر داغ نہیں لگوا یا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔
صحیح البخاری: ۶۸۰۲

[شوکانی] اگر ان تمام سے قتل کرنا ثابت ہو جائے تو سب کو قصاصاً قتل کر دیا جائے۔

[صدیق حسن خاں] ایک کے بدلے جماعت کو قتل کرنے کے خلاف کوئی شرعی دلیل ثابت نہیں۔

[سید سابق] جماعت کے افراد کی تعداد کم ہو یا زیادہ جب تمام ایک شخص کے قتل پر جمع ہو جائیں تو سب کو قتل کیا جائے گا۔

[۱۴] قتل خطاء میں دیت اور کفارہ دونوں لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان :

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

اور کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جس شخص نے کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دیا ہو تو اسے چاہیے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے {یعنی دیت دے} الا یہ کہ وہ (خون بہا) معاف کر دیں لیکن اگر مقتول کسی ایسی قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود مومن ہو تو ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرنا ہوگا اور اگر وہ کسی ایسی قوم سے ہو جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے تو اس کے وارثوں کو خون بہا {دیت} بھی دینا ہوگا اور ایک مومن کو بھی غلامی سے آزاد کرنا ہوگا جسے یہ میسر نہ ہو وہ دو ماہ تک متواتر روزے رکھے توبہ کا یہ طریقہ اللہ کا مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے۔

[النساء: ۹۲]

عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ شَبَهُ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ ، وَالْعَصَا ، مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ ، فِيهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قتل خطاء کی دیت [شہ عمد کی دیت ہی ہے] جو کوڑے اور لاٹھی سے مارا گیا ہو۔ اس کی دیت سواونٹ ہے جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔

حسن، صحیح ابوداؤد: ۴۵۴۹، ابن ماجہ، حبان، بیہقی

[۱۵] دیت برادری کے لوگوں پر لازم ہے۔

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلْتُ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِيلٍ فَرَمْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلْتَهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاحْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں آپس میں لڑپڑیں ایک نے دوسری حاملہ کے پیٹ پر پتھر مارا، بچہ اندر مر گیا۔ یہ مقدمہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا جنین کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی کو آزاد کرنا ہے اور یہ دیت اس کے عصبہ اور رشتہ داروں پر لازم ہے۔

صحیح البخاری: ۶۹۱۰

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَبَرًّا زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا

جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا اور ان میں سے ہر ایک کا خاوند اور اولاد تھی تو رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتل عورت کے ورثہ پر ڈال دی اور اسکے خاوند اور اولاد کو بری قرار دے دیا۔

صحیح ابی داؤد: ۴۵۷۷

بعض نے مندرجہ ذیل دلائل سے اسکی مخالفت کی ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى

کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی

[الانعام: ۱۶۴]

لَا يَجْنِي جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ

جرم کرنے والے کا جرم صرف اسی پر ہوگا

السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۶۳۲۲، السلسلة الصحيحة: ۱۹۷۴

ان میں تطبیق یوں دی گئی کہ

دیت کے احکام اس سے خاص ہیں

ان دلائل میں اخروی جزا کا ذکر ہے جبکہ دیت کا تعلق دنیاوی اعتبار سے ہے

عصبہ رشتہ داروں سے مراد وہ ہیں جو اولاد {اصحاب الفروض} اور ذوی الارحام کے علاوہ ہیں۔

[۱۶] گھر میں جھانکے والے کی دیت

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتُهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَّاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا اگر کوئی آدمی بغیر اجازت کے آپ کے گھر میں جھانکے اور آپ اسے کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں۔

صحیح البخاری: 6902

[۱۷] حرم میں قصاص یا حد قائم کرنا کیسا ہے ؟

لَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوَكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ
اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک کہ وہ تم سے نہ لڑیں ، ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو کہ ایسے کافروں کی
یہی سزا ہے۔
[البقرہ: ۱۹۱]

ابن عباسؓ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ سَرَقَ أَوْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ أُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جو شخص حرم میں چوری یا قتل کرے اس پر حرم میں ہی حد قائم کی جائے گی۔
مصنف عبدالرزاق: ۱۷۳۰۶

[رائج] احادیث میں مطلق طور پر حرم میں خون بہانے یا حد قائم کرنے کی ممانعت ہے خواہ کوئی وہاں آکر پناہ لینے والا ہو یا حرم کے اندر ہی حد یا
قصاص کے موجب فعل کا مرتکب ہو اور یہ آیت :

وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ تَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوَكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ

اور ان کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر دو اور ان کو وہاں سے نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے کہ فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور مسجد حرام کے
پاس ان سے نہ لڑو جب تک کہ وہ تم سے وہاں نہ لڑیں ، ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو کہ ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔

[البقرہ: ۱۹۱]

صرف لڑائی وقت کے دفاع کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

[۱۸] بعض اوقات قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوتے ہیں ۔

إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ ، قِيلَ : هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بِالْ مَقْتُولِ ؟

قال : قد أرادَ قَتْلَ صاحِبِهِ

جب مسلمان اپنی تلواریں لیکر ایک دوسرے کے سامنے آجائیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں جا
ئیں گے سوال کیا گیا کہ یہ قاتل { تو جہنمی ہے } مقتول کیوں آگ میں جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی اپنے مد مقابل ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ
رکھتا تھا

صحیح البخاری: ۷۰۸۳

[۱۹] قتل عمد کے بعد اگر قاتل توبہ کر لے ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان :

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا
يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
 جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے کسی جان کو جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے قتل نہیں کرتے مگر حق کی بنا پر اور نہ
 زنا کے مرتکب ہوتے ہیں جو کوئی ان باتوں کا مرتکب ہو گا اسے گناہ کا نتیجہ بھگتنا ہو گا۔
 قیامت کے دن اس کے عذاب کو دوہرا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔
 مگر جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دے گا اللہ بڑا بخشنے والا رحم
 فرمانے والا ہے

[الفرقان: ۶۷-۷۰]

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا
 اور جس شخص نے کسی مومن کو قصداً قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اس کی لعنت
 ہوئی اور ایسے شخص کے لئے اس نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے

[النساء: ۹۳]

ابن عباس کا قول ہے کہ توبہ اللہ معاف کر سکتا ہے لیکن قتل کے بدلے قتل کیا جائے گا
 [تفسیر ابن کثیر]